

قادیانی

اور اُن کے

عقائد

تالیف

فضیلۃ الشیخ، سفیر ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ

ناشر: ادارہ مرکز یہ دعوت و ارشاد چنیوٹ، پاکستان

Ph: +92-47-6331330

Email: idaradawatoirshad@gmail.com

میرے محسن میرے والد محترم

آپ دسمبر 1931ء کو چنیوٹ کے راجپوت گھرانہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم چنیوٹ سے حاصل کی اور 1951ء میں جامعہ اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ سے دورہ حدیث پھر تفسیر، رد فرض اور رد قادیانیت کے خصوصی کورس کیے۔ 1952ء سے تدریس شروع کی۔ جامعہ عربیہ، ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد، ادارہ دعوت و ارشاد امریکہ، انٹرنیشنل ختم نبوت یونیورسٹی اور جامعہ عائشہ للبنات کی بنیاد رکھی۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے روح رواں بنے۔ پہلی بار 22 سال کی عمر میں چھ ماہ کے لئے گرفتار ہوئے پھر بیسوں دفعہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ رد قادیانیت کے لئے آپ کی خدمات کو پوری دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ 25 حج درجنوں مرتبہ عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ ہزاروں غیر مسلم آپ کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ رابطہ عالم اسلامی نے آپ کی دینی خدمت کے اعتراف میں کئی بار اپنے خرچہ پر حج کروائے۔ مقتدر مفتیان عظام سے فتویٰ حیات عیسیٰ علیہ السلام حاصل کیا۔ مختلف موضوعات پر ضخیم کتابیں اور پمفلٹ تحریر کیے۔

43 ممالک کے تبلیغی دوروں کے علاوہ لاتعداد ملکی اور غیر ملکی کانفرنسوں میں شرکت کی اور مقالہ جات پڑھے۔ انجمن تبلیغ الاسلام، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام پاکستان، مجاہدین احرار متحدہ علماء کونسل، پاکستان شریعت کونسل اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے قابل قدر عہدوں پر بیک وقت فائز رہے۔ تین بار MPA پنجاب

قادیانی

اور اُن کے

عقائد

مقدمہ

محدث العصر علامہ الدہر حضرت مولانا السید محمد یوسف البنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ کراچی

تالیف

فضیلۃ الشیخ، سفیر ختم نبوت، مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

ترتیب و ترجمہ

الاستاذ محمد ایوب چنیوٹیؒ

ادارہ مرکز یہ دعوت و ارشاد چنیوٹ، پاکستان

Ph: +92-47-6331330

Email: idaradawatoirshad@gmail.com

کتاب: قادیانی اور اُن کے عقائد

تالیف: مولانا منظور احمد چنیوٹی

صفحات: 56

قیمت: 60 روپے

مطبع: شنگریلا پرنٹرز فیصل آباد

طبع: چہارم

تاریخ طبع: جنوری 2018ء

تعداد: 1000

ناشر:

ادارہ مرکز یہ دعوت وارشاد
فیصل آباد روڈ چنیوٹ، پاکستان

Ph: +92-47-6331330

Email: idaradawatoirshad@gmail.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
5	تعارف: حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ
8	مقدمہ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا السید محمد یوسف البنوری
11	رائے گرامی شیخ حسنین محمد مخلوف (سابق) مفتی اعظم مصر
12	کلمۃ المؤلف
14	دعاوی مرزا
14	۱۔ مرزا صاحب کا مجدد، مہدی، مسیح اور نبی و رسول ہونے کا دعویٰ
24	۲۔ مرزا صاحب کا صفات اللہ سے متصف، بلکہ عین اللہ ہونے کا دعویٰ
26	عقائد مرزا
26	۱۔ توحید اور خدا کے بارے میں مرزا صاحب کے عقائد
28	۲۔ مرزا جی کے وحی کتاب، نبوت اور ختم نبوت کے بارے میں عقائد
30	۳۔ مرزا صاحب کے حضرت عیسیٰ، مہدی، دجال، دلبۃ الارض اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں عقائد
33	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں اور ان پر بہتان ہائے عظیم
36	ابن مریم، دجال، دلبۃ الارض اور یاجوج و ماجوج
39	اپنے مولد قادیان کے بارے میں مرزا صاحب کے عقائد
41	مسجد اقصیٰ

42	حج (مرزائیوں کا حج کے بارے میں عقیدہ)
43	قادیانی اور انگریزی حکومت
43	حکومت برطانیہ کی تائید و حمایت
43	پچاس الماریاں
43	پچاس ہزار کتاہیں اور رسالے
44	پچاس گھوڑے پچاس سوار
44	ساٹھ برس کی عمر تک اہم کام
44	قدیم خدمت گزار
45	انگریزی حکومت کا قلعہ اور تعویذ
46	میری اور میری جماعت کی جائے پناہ
46	انگریزوں کا خود کاشتہ پودا (پودہ)
46	میر اندھب اور اصول
47	قادیانی اور جہاد
49	مرزا صاحب پر ایمان نہ لانے والے کافر اور جہنمی
50	غیر قادیانیوں سے نکاح کفر ہے
51	غیر احمدیوں کے پیچھے نماز قطعاً حرام ہے
52	مصلحتاً غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لینے کا حکم
54	مرزائیوں سے ایک سوال
55	خاتمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف

از منظر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بلکہ کچھ پہلے سے بھانپ لیا تھا کہ ایک دن آئے گا جب وہ قانونی طور پر بھی غیر مسلم قرار پائیں گے۔ تحریک سختی سے کچل دی گئی تھی مگر قادیانی زعماء اس وقت سے ہی اس فکر میں تھے کہ اب وہ یورپین اور افریقی ممالک میں نئی راہیں تلاش کریں جہاں اسلام کے نام پر وہ الحاد پھیلان سکیں اور وہاں انہیں کوئی مانع نہ آ سکے۔

اس صورت حال میں مسلمانوں کے بھی ذمہ تھا کہ وہ نئے حالات سے نبٹنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے الحاد پر انگریزی زبان میں وہ مواد مہیا کریں جس کے ذریعے ان ممالک میں قادیانیت کی صحیح تصویر دیکھی جاسکے تاکہ جو نہی قادیانیوں کے قافلے ان ممالک میں اتریں وہاں کے مسلمان پہلے سے ان کے الحاد و زندقہ پر اطلاع پا چکے ہوں۔

دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے دو نامور عالموں کی تحریریں انگریزی زبان میں منتقل ہوئیں۔ محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد بدر عالم اور شیخ ابوالحسن علی ندوی کی کتابیں نزول المسیح اور القادیانیہ کے انگریزی ترجمے ان ممالک میں پھیلے۔ یہ یورپ اور افریقہ میں قادیانیت کو بے نقاب کرنے والی پہلی آواز تھی پھر بہت سے اور علماء نے بھی اس پر قلم اٹھایا اور قادیانیت ان ممالک میں کافی حد تک اپنے اصل روپ میں سامنے آ گئی مگر ان سب تحریرات کے باوجود ایک خلاء باقی تھا جس پر کام کیا جانا ضروری تھا۔

ضرورت تھی کہ ان علماء کی تحریریں بھی انگریزی زبان میں اتریں جو قادیانیوں کے ساتھ مناظروں

اور مباحثوں کا گہرا تجربہ رکھتے ہوں اور انہیں ان کی زبان میں جواب دیتے ہوں۔ قادیانیوں کی زبان ہمیشہ مناظرانہ ہوتی ہے سو انہیں ان کی زبان میں جواب دینا ضروری ہوتا ہے۔ محدث شہیر امام العصر الشیخ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے قادیانیوں کے رد میں اکفار المکذبین لکھی تو قادیانی تحریات کا انتخاب خود نہ فرمایا بلکہ رئیس المناظرین حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب سے کرایا کیونکہ وہ مناظر کی حیثیت سے زیادہ تجربہ رکھتے تھے اور قادیانیوں سے ان کی زبان میں بات کرتے تھے۔

یورپ اور افریقہ میں اب تک وہی انگریزی لٹریچر قادیانی نظریات و عقائد سے نقاب کشائی کرتا رہا ہے جو گونا گور علماء کی تحریات کا ترجمہ تھا لیکن اس باب میں کسی محقق مناظر کی کاوش کا ترجمان نہ تھا۔ رفیق مكرم مولانا المحترم شیخ منظور احمد چنیوٹی کی کوشش بہت لائق تحسین ہے کہ قادیانیوں سے مناظرات کے گہرے تجربات کی روشنی میں آپ نے مرزا غلام احمد اور اس کے بیٹوں کی تحریات سے ایک ایسا انتخاب پیش کیا ہے جس سے قادیانی عقائد و نظریات اور ان کا مسلمانوں سے مناسط اختلاف بالکل کھل کر سامنے آ جاتے ہیں یہ کتابچہ اس پہلو سے بہت ممتاز ہے کہ یہ ایک مناظر اسلام کا انتخاب ہے جس کی ضرورت باقی تھی مولانا کی اس ترتیب سے وہ خلا پورا ہو گیا جس کا پورا ہونا ضروری تھا۔

مولانا محترم کئی مناظروں میں میرے بھی معین رہے ہیں اور قادیانیت کو بے نقاب کرنے میں ہمیں مشترکہ طور پر یورپ اور افریقہ وغیرہ میں کئی مواقع بھی میسر آئے ہیں اسی تعلق سے اس ناچیز نے اس کتابچہ پر نظر ثانی کی ہے کہیں کہیں کچھ اضافے بھی کئے ہیں اور انگلستان میں مقیم ہونے کی حیثیت سے اسے انگریزی میں پیش کرنے کی سعی بھی کی ہے۔ یہ رسالہ اپنے اختصار، جامعیت، ابواب صحت، نقل اور فنی گرفت میں اپنی مثال آپ ہے۔

امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ دلائل النبوة میں ذکر کرتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

سیکون فی آخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر اولهم يامرون بالمعروف وينهون عن المنکر ويقاتلون اهل الفتن. (دلائل النبوة جلد ۲، ص ۳۸، باب ماجاء فی الاخبار عن ملک بنی

العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، مطبع دار الحديث القاہرہ)

”اس امت کے آخری دور میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں (ان کی دینی محتوں پر) اولین امت جیسا اجر ملے گا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ ساتھ اہل فتن کا بھی پورا پورا مقابلہ کرتے ہوں گے۔“

شرح حدیث نے یقاتلون کے معنی بایدیہم او بالسنتہم کے بیان کئے ہیں اور فتن سے مراد اسلام سے بغاوت اور ہر قسم کے اعتقادی فتنے ہیں۔ سواس حدیث میں ان مناظرین اسلام کو بھی بشارت دی گئی ہے جو اپنی زبان اور بیان سے ان ملاحدہ و زنادقہ کا پوسٹ مارٹم کر کے امت کو ان کے ظالم پنہوں سے بچاتے اور چھڑاتے ہیں اس امت میں جس طرح تنزیل کتاب پر جہاد کی نوبت آتی ہے کبھی تاویل کتاب اور مرادات باب پر بھی جہاد میں اترنا پڑتا ہے۔ سومبارک ہیں وہ لوگ جو ان فتنوں سے آمنے سامنے نبرد آزما ہوتے ہیں۔

قادیانیت کا پورا پس منظر سمجھنے کے لئے محدث شہیر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری کا مقدمہ اپنے ایجاز و اختصار اور جامعیت میں اپنے مثال آپ ہے اور برصغیر پاک و ہند سے باہر قادیانیت کے خلاف پہلی آواز ہے جو ایک مناظر کے قلم سے اٹھی ہے اور یورپ اور افریقہ میں ان لوگوں کی اپنی زبانوں میں انہیں خطاب کر رہی ہے۔ مقام مسرت ہے کہ احقر اس دینی محنت میں مؤلف محترم کے ساتھ ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم.

علامہ خالد محمود عفا اللہ عنہ

ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر، انگلینڈ

مقدمہ

از محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ

الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سیدنا محمد و علی

آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امت مرحومہ قرون اولیٰ سے آج تک ہمیشہ ایسے فتنوں سے دوچار ہوتی رہی ہے، جو اس کی ترقی و اشاعت کی راہ میں کوہ گراں بنتے رہے۔ اگر پروردگار عالم کی رحمت شامل حال ہو کر اس کی حفاظت و بقاء کا ذریعہ بنتی تو آج، ملت اسلامیہ کے اس عظیم الشان محل کی بنیادیں زمین بوس ہو چکی ہوتیں۔ قرون اولیٰ کے ان فتنوں میں سے خوارج، شیعہ، معتزلہ، قدریہ، کرامیہ وغیرہ جیسے فتنے خوب پھلے پھولے، جن کے آثار آج بھی مختلف بلاد اسلامیہ میں پائے جاتے ہیں۔ پروردگار عالم نے علمائے امت اور زعمائے ملت کو دین اور فصیل اسلام کی حفاظت کیلئے مقرر فرمایا، چنانچہ دین بحالہ محفوظ رہا اور صفحات دہر پر تاقیام قیامت یہ اس طرح چمکتا رہے گا کہ اس کی چمک اور چکاچوند لحدوں اور بے دینوں کی آنکھوں کو ہمیشہ خیرہ کرتی رہے گی۔

قرون اخیرہ کا سب سے بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور ہے۔ جب برطانیہ نے ہند پر تسلط جمایا تو اسی کے ایماء اشارے اور اس کی سازش سے، مشرقی پنجاب کے ایک قصبہ ”قادیان“ ضلع گورداس پور میں اس فتنہ کا ظہور ہوا۔ اس نے اپنے دعویٰ میں آہستہ آہستہ ترقی کی۔ پہلے اس نے دعویٰ کیا کہ وہ مجدد ہے پھر دعویٰ کیا کہ وہ غیر تشریحی نبی ہے پھر دعویٰ کیا کہ وہ تشریحی نبی و رسول اور اس کی وحی قرآن مجید کی مانند ہے۔ چنانچہ یہ قرآن کریم سے آیات چن کر انہیں اپنے اوپر چسپاں کرتا باطنیوں اور زندلیقوں کی طرح قرآنی آیات کی تشریح و تعبیر کرتا اور اپنی کلام میں بابیوں اور بہائیوں کی پیروی کرتا رہا، یہ حضور ﷺ کے معجزات کی نقلیں کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنی مسجد کو مسجد اقصیٰ، اپنے گاؤں کو مکہ المسیح اور لاہور کو اپنا مدینہ قرار دیا اپنی مسجد میں ایک

مینارہ بنا کر اس کا نام مینارۃ المسیح رکھا، اپنے گاؤں میں ایک قبرستان بنا کر اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اور اعلان کیا کہ جو بھی اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔

سیدنا حضرت عیسیٰؑ کی ایسی سخت توہین کی جسے سن کر جگر پھٹتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے حالانکہ دنیا میں ایسا کوئی نبی نہیں گزرا جس نے کسی نبی کی توہین کی ہو۔ اس جھوٹے نبی نے اپنے اوپر ایمان نہ لانے والوں سب کو کافر قرار دیا اور یہ دعویٰ بھی کیا کہ حکومت برطانیہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے اور اپنی کتابوں میں تحریر کیا کہ میں ان کا ”خودکاشتہ پودہ“ ہوں۔ (تبلیغ رسالت: ۷/۱۹، مجموعہ اشتہارات ۲/۱۹۸، طبع جدید اشتہار نمبر ۱۸) اس نے لوگوں کے سامنے فتن اور مبالغہ آمیز گیمیں ہانکیں اور کفر والحادی گہری وادیوں میں اتر گیا۔

شروع میں یہ ایک مختصر اور کمزور سافتنہ تھا مگر آہستہ آہستہ ترقی کرتا اور نشوونما پاتا گیا، چنانچہ علماء ربانین اٹھے اور قلم و زبان اور ہر ممکن طریقے سے اس کے استیصال اور بچ کنی میں مشغول ہوئے۔

امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند ان اکابرین میں سے تھے جنہوں نے اس کی تردید کا بیڑ اٹھایا۔

علامہ موصوف نے عربی و فارسی میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو کتابیں تصنیف کرنے میں مدد دی اور اپنے دوستوں اور شاگردوں کو تالیف و تبلیغ کے ذریعہ ”دین“ کے دفاع کے لئے آمادہ۔ علامہ موصوف نے ”عقیدۃ الاسلام فی حیوۃ عیسیٰ“ ”تحیۃ الاسلام فی حیوۃ عیسیٰ“ ”التصریح بما تو اتر فی نزول المسیح“ اور ”تفسیر آیۃ خاتم النبیین“ کے علاوہ مرزا نیت اور اس جیسے دوسرے الحادی فتنوں کے رد کے لیے ایک مستقل کتاب اصول میں تصنیف فرمائی جس کا نام آپ نے ”اکفار الملحدين فی ضروریات الدین“ رکھا۔ مختصر یہ کہ اس علاقے کے علماء کے ہاں اس گمراہ فرقہ کا کفر و ضلال روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔

چونکہ یہ تصنیفات و احوال بلاد عربیہ کے علماء اور عوام کے سامنے نہ تھے اور پھر دین و علوم دین سے

عوام الناس کا تعلق بھی خاصاً کمزور ہو چکا ہے۔ اس لیے ایک ایسی واضح تصنیف کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جس میں ان کے ایسے تمام عقائد کی ایک ایسی قابل قدر تعداد جمع کر دی جائے، جنہیں دیکھتے ہی ان کا بطلان واضح ہو جائے اور مزید کسی دلیل کی ضرورت نہ رہے۔ اگرچہ اس سے پہلے برادر مکرم مبلغ اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کی ”القادیانی والقادیانیہ“ اور مولانا احسان الہی ظہیری کی تصنیف محاضرات کی شکل میں سامنے آچکی تھیں مگر ابھی بہت سا خلا باقی تھا، چنانچہ ہمارے عزیز ساتھی ”الاستاذ الشیخ منظور احمد چنیوٹی (جنہوں نے اپنے آپ کو حفاظت دین اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے وقف کر رکھا ہے) اس خلا کو پُر کرنے کے لیے اٹھے اور حفاظت و خدمت دین کے جذبہ سے القادیانی و معتقداتہ (القادیانی اور ان کے عقائد) تصنیف فرما کر اس خلا کو پُر کیا اور اس کے عربی و اردو کتب کے حوالوں سے ان کے قبیح و شنیع عقائد جمع کر دیئے گئے حالانکہ ان کا کفر اتنا واضح تھا کہ محتاج دلیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان (مؤلف) کو جزائے خیر دے، ان کے اس رسالے کے ذریعے عربی و اسلامی ممالک کو فائدہ پہنچائے۔ مرزائیوں کے چہرے سے مکرو فریب کے پردے کو چاک کرے اور اسے شرف قبولیت بخشے۔

وصلی اللہ علی سیدنا سید العالمین و خاتم النبیین محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ و علماء امة العالمین اجمعین۔

کتبہ

محمد یوسف بن سید محمد زکریا البنوری الحسینی

خادم الحدیث النبوی کراچی، مغربی پاکستان

بروز پیر ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۹ھ

رائے گرامی

شیخ حسین محمد مخلوف (سابق) مفتی اعظم مصر

میں نے اس رسالے کا بغور مطالعہ کیا۔ رسالہ میں مرزائیوں کے کفر و ضلال اور ان کے من گھڑت عقائد کا خوب اچھی طرح پردہ چاک کر کے موضوع کے ساتھ مکمل انصاف کیا گیا ہے۔ میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں تاکہ رسالہ قارئین کے قلوب و اذہان کے لئے مشعل راہ بن کر ان کو کفر و ضلال سے بچانے اور حق سے آگاہی کا وسیلہ بن سکے۔

واللہ الموفق کتبہ

حسین محمد مخلوف ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

سابق مفتی اعظم مصر و رکن کبار العلماء بالازہر
ورکن مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ المکرمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

کلمۃ المؤلف

الحمد لله وحده و الصلوة و السلام علی من لا نبی بعده و لا امة بعد امتہ و لا کتاب بعد کتابہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین . و من تبعہم الی یوم الدین .

اما بعد!

اوائل انیسویں صدی عیسوی یعنی ۱۸۴۰ء میں یہ نام نہاد نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے دُور افتادہ گاؤں قادیان میں پیدا ہوا۔ اس نے ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ مستقل نبوت کا دعویٰ کیا اور ہر اس شخص کو جو اس کی جھوٹی نبوت پر ایمان نہ لائے کافر قرار دیا۔ انگریزی گورنمنٹ نے نہ صرف یہ کہ اس کی مدد کی بلکہ دراصل اس پودا کو اپنے ہاتھوں سے لگانے والی بھی یہی حکومت تھی۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب نے (تبلیغ رسالت: ۱۹/۷، مجموعہ اشتہارات: ۱۹۸/۲ طبع جدید اشتہار نمبر ۱۸۷) اس کا اعتراف کیا ہے۔ انگریز نے اس کی پوری پوری مدد و حفاظت کی چنانچہ یہ اس کے ایک استعماری ایجنٹ اور گماشتے کے طور پر کام کرتا رہا۔ اس نے جہاد کے منسوخ ہونے اور حکومت برطانیہ کے واجب الطاعت ہونے کا اعلان کیا اور اپنی دعوت کو دُور دراز ممالک حتیٰ کہ مرکز اسلام اور مہبط وحی خیر الانام یعنی مکہ و مدینہ شریف تک بھی پھیلا دیا۔ اس نے اپنی دعوت کی تبلیغ کے لیے ہندوستان میں اپنے مولد و مسکن ”قادیان“ کو مرکز ٹھہرایا تا آنکہ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض ہیضہ انتقال کر گیا۔

۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان تقسیم ہوا اور پاکستان بن گیا تو انہوں نے ”ربوہ“ (موجودہ چناب نگر)

کے نام سے ایک نیا شہر بسانا شروع کیا جو کہ پاکستان و بیرون پاکستان ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

شروع دن ہی سے علماء اسلام اور دین دار طبقہ اس فتنہ سے پریشان اور خوف زدہ تھا چنانچہ انہوں

نے زبان و قلم سے اس کے خلاف جہاد کیا اور بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر

مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور اس سلسلہ میں بہت سی مفید اور عمدہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔
ہم برادران اسلام کے سامنے اس نام نہاد نبی کے چند دعاوی پیش کرتے ہیں:-

۱..... دعویٰ نبوت

۲..... عقیدہ وفات مسیح (علیہ السلام)

۳..... اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کی تکفیر

۴..... انگریزی حکومت کی تائید و حمایت

۵..... فتویٰ حرمت جہاد

۶..... مقدس اصطلاحات کو اپنے اوپر چسپاں کرنا

۷..... انبیاء علیہم السلام کی توہین اور ان پر حتیٰ کہ خود امام الانبیاء حضور نبی اکرم ﷺ پر اپنی فوقیت و افضلیت اور اس جیسے دوسرے خرافات پیش کر رہے ہیں۔ حوالہ جات کتب مع قید صفحات نقل کیے گئے ہیں اور عبارات نقل کرتے ہوئے اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی تشریح، توضیح، ضمیمہ نویسی یا حاشیہ آرائی نہیں کی گئی۔ واللہ الموفق الی الحق وهو یهدی السبیل۔

(از مؤلف)

دعاویٰ مرزا

مرزا صاحب کا مجدد مہدی مسیح اور نبی و رسول ہونے کا دعویٰ

(مجددیت سے نبوت اور اس سے آگے تک)

۱۔ ”دل مر گئے اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں۔ پس اس اندھیری رات کے وقت اور تندہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو۔ سو میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدیافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔“ ۱ (خطبہ الہامیہ مترجم/ ۵۱ تا ۵۳۹ روحانی خزائن/ ۱۶/ ۵۱ تا ۵۳۹)

۱۔ مرزا صاحب اس کتاب کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ ترجمہ: ”یہی وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عید پر الہام کیا گیا۔ جسے میں نے بغیر کسی تحریر و تدوین کے (محض) روح القدس کی زبان سے حاضرین پر القا کیا۔ اور کسی انسان کے بس میں نہیں کہ مجھ ایسی عبارت مرتجلا اور فی البدیہ ادا کر سکے..... اور تو ایسے ایسے معارف نقات کے چھوڑے ہوئے مدونہ چوڑوں میں بھی نہ پائے گا بلکہ یہ تو ایسے حقائق ہیں جو رب کائنات کی طرف سے مجھے وحی کیے گئے ہیں اور یہ ایک اظہار تام ہے۔ تو کیا مسیح کے بعد کچھ خفا ہے اور خاتم الخلفاء کے (آ جانے کے) بعد بھی کوئی بھیدا بھی پوشیدہ ہے؟ تعجب انگیز یہ بات نہیں کہ تم خاتم الائمه سے ایسے نکات سن رہے ہو جو تم نے اس سے پہلے علمائے امت سے نہیں سنے بلکہ بہت زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ”مسیح موعود“ ”امام منتظر“ لوگوں کے منصف اور ”خاتم الخلفاء“ تشریف لے آئے ہیں کہ پھر ان کے بعد خدا کی طرف سے معارف لے کر کوئی ایسا شخص جو لوگوں سے کسی عام عالم کی طرح باتیں کرے اور نور و ظلمت کے درمیان یوں فرق واضح کرے نہ آئے گا اور میں نے اس رسالے کا نام ”خطبہ الہامیہ“ رکھا اور یہ ایک نشان ہے۔“ (یہ کتاب عربی، فارسی، اردو تینوں زبانوں میں ہے۔)

۲۔ ”پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا..... اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدی موعود تمہارے پاس آ پہنچا اور اس کے پاس بہت سامان و متاع ہے جو تمہارے لیے ہے۔ اے لوگو میں وہ مسیح ہوں کہ جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ مترجم/ ۶۱ تا ۵۹ روحانی خزائن: ۱۶/ ۵۹ تا ۶۱)

۳۔ ”اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت اشارہ تھا۔“ (خطبہ الہامیہ/ ۷۹ روحانی خزائن: ۱۶/ ۷۹)

۴۔ اگر کہا جائے کہ حضرت مسیحؑ بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ ایک امر فوق العادت ہے پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ انسان کا بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ..... بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے اس لیے کہ میں تو ام پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جو مرگئی اور میں زندہ رہ گیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ واقعہ بھی نسبتاً عام پیدائش کے قاعدے سے عجیب ہے۔

(حاشیہ خطبہ الہامیہ ۸۷ تا ۸۵/ حاشیہ روحانی خزائن: ۱۶/ ۸۷ تا ۸۵)

۵۔ انی انا المسیح و بالحق امشی و اسیح..... ان عیسیٰ مات و لا یحی با حیاء کم۔ بے شک میں ہی مسیح ہوں اور حق کے ساتھ چلتا ہوں اور گھومتا ہوں..... عیسیٰ مر گیا اور وہ تمہارے

زندوں کی طرح نہیں۔ (تختہ الندوہ صفحہ ۱۹ روحانی خزائن: ۱۹/ ۸۹)

۶۔

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ کہ مجتبیٰ باشد

(تزیین القلوب/ ۵ روحانی خزائن: ۱۵/ ۱۳۳)

۷۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور ”پردہ“ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو..... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے..... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا..... پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح/ ۳۶۱ تا ۳۷۲ روحانی خزائن: ۱۹/ ۵۰)

۸۔ قرآن شریف کی اس آیت کا جزم میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیشگوئی سورہ تحریم میں خاص میرے لیے ہے اور وہ آیت یہ ہے:

و مریم ابنت عمران النی احصنت فرجها فنفخنا فیہ من روحنا

”..... میرا ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دیا اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔ پس اس آیت کا میں ہی مصداق ہوں۔“ (حاشیہ حقیقۃ الوحی/ ۳۳۸ روحانی خزائن: ۲۲/ ۳۵۱)

۹۔ ”حضرت مسیحؑ نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔“

(نریک نمبر ۱۳۴ اسلامی قربانی ۱۲، مصنفہ قاضی یار محمد استاذ مرزا بشیر الدین محمود)

۱۰۔ ”طاعون کے نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر اور ایسے لوگوں کیلئے شفاعت پیش نہ کر جنہوں نے تمام زندگی کیلئے ظلم کرنا اپنا اصول بنالیا ہے کیونکہ وہ تو غرق ہونے سے پہلے ہی گناہوں میں غرق ہیں۔ اور جو لوگ تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں خدا کا ہاتھ انکے ہاتھ کے اوپر ہے۔“

(خطبہ الہامیہ مترجم/ ۱۸۸ تا ۱۸۷ روحانی خزائن: ۱۶/ ۱۸۷)

۱۱۔ ”اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے مدد نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“

(حاشیہ: بعین نمبر ۶/ روحانی خزائن: ۴۳۵/۱۷)

۱۲۔ وقد انبأني ربي انني كسفينة نوح للخلق فمن اتاني و دخل في البيعة فقد نجا من الضيعة؟ فطوبى لقومهم ينجون۔

”حق تعالیٰ مرا خبر د اده کہ من بجهت خلق مانند کشتی نوح ہستم۔ آنکہ در نزد من آمد و در مسلک بیعت من مرتبط شد اولاریب از هلاک نجات یافت۔“ (آئینہ کمالات اسلام مترجم فارسی/ ۳۸۶/ روحانی خزائن: ۳۸۶/۵)

۱۳۔ ”اور بے شک میرے پروردگار کے نزدیک میری مثال آدم کی مثال ہے..... لا جرم خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں کہ بآدم بخشیدہ بود۔“ (خطبہ الہامیہ مترجم/ ۲۵۳-۲۵۴/ روحانی خزائن: ۲۵۳-۲۵۴/۱۷)

۱۴۔ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“ (اختیار ”بد“ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۱۵۔ مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ (اعجاز احمدی/ روحانی خزائن: ۱۱۳/۱۹)

۱۶۔ سچا خدا وہی ہے جس نے ”قادیان“ میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء/ روحانی خزائن: ۲۳۱/۱۸)

۱۷۔ انا انزلنہ قریبا من القادیان وبالحق انزلنہ وبالحق نزل و کان امر اللہ مفعول۔ ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور حق کے ساتھ اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ (انجام آتھم مترجم/ روحانی خزائن: ۵۴/۱۱)

۱۸۔ میں خدا تعالیٰ کی تینیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی/ ۱۵۰/ روحانی خزائن: ۱۵۳/۲۳)

۱۹۔ جرى الله في حلل الانبياء ”خدا کا فرستادہ نبیوں کے حلہ میں“

(انجام آتھم مترجم/ روحانی خزائن: ۵۳/۱۱)

۲۰۔ بشری لک یا احمدی انت مرادی و معی انی ناصرک انی حافظک انی جاعلک للناس اماما۔

”تجھے خوشخبری ہو اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے میں تیرا مددگار ہوں میں تیرا حافظ ہوں میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔“ (انجام آتھم مترجم/۵۵ روحانی خزائن: ۱۱/۵۵)

۲۱۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء/۲۰ روحانی خزائن: ۱۸/۲۳۰)

ابن مریم کا ذکر قرآن میں موجود ہے مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اس حصہ قرآن کو چھوڑ دو جس میں ابن مریم کا ذکر ہے۔ اگر کفر نہیں تو کیا ہے؟؟؟

۲۲۔

ایک منم کہ حسب بشارات آدم
عیسیٰ کجاست تلبہ نہد پابمنبرم

(ازالہ ابہام، حصہ اول/۸۰ روحانی خزائن: ۳۰/۱۸۰)

ترجمہ: یہ میں ہی ہوں جو آپ کے حسب بشارات آیا ہوں۔ عیسیٰ کی کیا لیاقت کہ وہ پاؤں بھی میرے منبر پر دھر سکے۔ (آزترجم)

۲۳۔ ”..... میں اسی لیے خدا کے نزدیک اس (مرزا صاحب) کا ظہور نبی مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے اور اس کا زمانہ رسول کریم کے زمانی معراج کا انتہی اور خیر الوریٰ کی روحانی تجلی کا آخری سراشار کیا گیا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ مترجم/۲۹۷ روحانی خزائن: ۱۶/۲۹۷)

۲۴۔ ”پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے ”صحابہ“ میں داخل

ہوا۔“ (خطبہ الہامیہ مترجم/ ۲۵۸، ۲۵۹/ روحانی خزائن: ۱۶/ ۲۵۸، ۲۵۹)

۲۵۔ ”اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہنچانا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ مترجم/ ۲۵۹/ روحانی خزائن: ۱۶/ ۲۵۹)

۲۶۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحبکم الله

”ان کو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔“

(انجام آتھم مترجم/ ۵۶/ روحانی خزائن: ۱۱/ ۵۶، تذکرہ طبع جدید ۲۰۰۲ء/ ۳۱۵)

۲۷۔ وما ارسلک الا رحمة للعالمین ”اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لیے بھیجا۔“

(خاتمۃ الاستفتاء، حقیقۃ الوحی/ ۸۲/ روحانی خزائن: ۲۲/ ۷۰۸۔ تذکرہ طبع جدید ۲۰۰۲ء/ ۳۱۵)

۲۸۔ لولاک لما خلقت الافلاک ’اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا ہی نہ کرتا۔“

(خاتمۃ الاستفتاء، حقیقۃ الوحی/ ۸۵/ روحانی خزائن: ۲۲/ ۷۱۳، ۷۱۴)

۲۹۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔

”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔“

(خاتمۃ الاستفتاء، حقیقۃ الوحی/ ۸۵/ روحانی خزائن: ۲۲/ ۷۱۳)

۳۰۔ ”لا تخف الی لا یخاف لدی المرسلون“

مت ڈر! میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے۔ (حقیقۃ الوحی/ ۹۱/ روحانی خزائن: ۲۲/ ۹۳)

۳۱۔ انا فتحناک فتحاً مبیناً لیغفرلک الله ماتقدم من ذنبک وماتأخر۔ الیس الله بکاف عبده۔

ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے۔ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کیے جائیں، کیا خدا اپنے بندے

کے لیے کافی نہیں۔ (انجام آتھم مترجم/ ۵۸/ روحانی خزائن: ۱۱/ ۵۸)

۳۲۔ ”ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“

میرا یہ عقیدہ ہے کہ اس پیش گوئی کے مصداق اول حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) ہیں۔

(آئینہ صداقت از شبیر الدین محمود ۳۶ در انوار العلوم ۲/ ۷۲، القول لفصل در انوار العلوم ۲/ ۲۸۹)

۳۳۔ محمد رسول اللہ والذین معہ.....

”اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ۴۳/ روحانی خزائن: ۱۸/ ۲۰۷)

۳۴۔ اتانی مالم یوت احد من العالمین

اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانے کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ (تذکرہ وحی مقدس ۶۵۸/ طبع جدید ۲۰۰۴ء ۵۶۲)

۳۵۔ ”واعطانی مالم یعط احد من العالمین“

”و مرا عطا فرمود آنچه هیچ کس را از عالمیان دادہ نشدہ“

(آئینہ کمالات ۳۷۴، ۳۷۵/ روحانی خزائن: ۳۷۴، ۳۷۵)

۳۶۔ فضلناک علی ماسواک

”تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔“ (تذکرہ ۶۰۹/ طبع جدید ۲۰۰۴ء ۶۰۲)

۳۷۔ انا اعطینک الکواثر

”ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں۔“

(انجام آقہم ۵۸/ روحانی خزائن: ۱۱/ ۵۸، تذکرہ ۶۵۲/ طبع جدید ۲۰۰۴ء ۵۵۸)

۳۸۔ آنچه داد است ہر نبی را جام

داد آں جام مرا تمام

(نزول مسیح ۹۹/ روحانی خزائن: ۱۸/ ۳۷۷)

۳۹۔ ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔“ (تذکرہ ۶۳۸/ طبع جدید ۲۰۰۴ء ۵۴۹)

۴۰۔ اترك الله على كل شئ

”خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چن لیا۔“ (تذکرہ ۶۳۸/ طبع جدید ۲۰۰۴ء ۵۴۹)

۴۱۔ ”اسی طرح ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور

فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہائی تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا۔

پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ”اس وقت“ پوری طرح سے تجلی فرمائی جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخلقین خدا کے اذن سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لیے اور اپنے نور کے غلبہ کے لیے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا۔ پس میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے تو اس خدا تعالیٰ کے قول کو پڑھ ہو الذی ارسل رسوله بالهدی آخر آیت تک پس یہ اظہار کا وقت اور روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے، اے مسلمانوں کی جماعت۔“ (خطبہ الہامیہ/ ۲۶۸ تا ۲۶۹ روحانی خزائن: ۲/ ۲۶۸ تا ۲۶۹)

۴۲۔ اور اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہ، پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچا دے پس میں وہی اینٹ ہوں۔
(خطبہ الہامیہ/ ۷۸ روحانی خزائن: ۱۶/ ۷۸)

۴۳۔ روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم/ ۱۱۳ روحانی خزائن: ۲۱/ ۱۱۳) ۱

۱: احادیث شریفہ میں وارد ہے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا میری مثال اور انبیاء علیہم السلام کی ایک محل جیسی ہے (جس کے معمار نے) اسے بہت عمدہ تعمیر کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس دیکھنے والوں نے اس اینٹ کی جگہ کے سوا سب مکان کے حسن تعمیر اور اس کی خوبی کی تعریف کرتے ہوئے اسے گھوم پھر کر دیکھا۔ پس میں نے وہ جگہ بند کی، میرے ساتھ وہ عمارت ختم ہوئی اور میرے ساتھ رسول ختم کیے گئے اور ایک روایت میں ہے پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۴۴۔ محمد ﷺ پھر اتر آئے ہیں ہم میں
 اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
 محمد ﷺ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
 غلام احمد کو دیکھ قادیان میں
 (بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء) ۲

۴۵۔ (مرزا قادیانی اپنے آپ کو حضور ﷺ پر اور اپنے کلام پر فضیلت دیتے ہوئے کہتا ہے)
 له خسف القمر المنير وان لي
 غسا القمران المشرقان اتنكر
 ترجمہ: اس کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو
 انکار کرے گا۔

وكان كلام معجز آية له
 كذلك لي قول على الكل يهبر
 ترجمہ: ”اور اسکے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے۔“
 (انجاز احمدی، ضمیمہ نزول مسیح / ۷ روحانی خزائن ۱۹/ ۱۸۳)

ل: یہ اشعار مرزا صاحب کے سامنے پڑھے گئے مرزا صاحب سن کر بہت خوش ہوئے، شاباش کہی اور اسے
 اپنے قادیانی جریڈے ”بدر“ میں شائع کیا۔

حضور ﷺ کے تین ہزار معجزات

۴۶۔ مرزا صاحب حضور ﷺ کے صرف تین ہزار معجزات بتاتے ہیں۔ لکھتے ہیں مثلاً ”کوئی شریر انفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔“
(تھنہ گولڑویہ/ ۶۷ روحانی خزائن: ۱۵۳/۱۷)

اپنے دس لاکھ سے زیادہ نشان (معجزات)

”جس شخص (مرزا قادیانی) کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔“ (تذکرۃ الشہادتین/ ۳۱ روحانی خزائن: ۳۳/۲۰)
۴۷۔ ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“ (ڈائری مرزا محمود احمد مطبوعہ روزنامہ الفضل صفحہ ۵۔ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

۴۸۔ ”اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام ترقوت و برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے مینارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اور جو ان مردوں اور مجھے پہنچاؤ! اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔“ (خطبہ الہامیہ مترجم/ ۷۰۔ ۷۱ روحانی خزائن: ۷۰۔ ۷۱)

۴۹۔ ”پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔“ (خطبہ الہامیہ مترجم/ ۵۲ روحانی خزائن: ۵۲/۱۶)

مرزا صاحب کا صفات اللہ سے متصف، بلکہ عین اللہ ہونے کا دعویٰ

- ۱۔ اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔ (خطبہ الہامیہ مترجم/ ۵۶۵۵ روحانی خزائن: ۱۶/ ۵۵-۵۶)
- ۲۔ انما امرک اذا اردت شئیا ان تقول له کن فیکون۔
تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
(حقیقۃ الوحی/ ۱۰۵ روحانی خزائن: ۲۲/ ۱۰۸، تذکرہ طبع جدید ۲۰۰۲ء/ ۲۳۳-۲۳۴)
- ۳۔ انت منی بمنزلۃ تو حیدی و تفریدی
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید (انجام آتھم/ ۵۱ روحانی خزائن: ۱۱/ ۵۱)
- ۴۔ انت منی و انا منک ظہورک ظہوری
تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ (تذکرہ/ ۷۰۰، طبع جدید ۲۰۰۲ء/ ۵۹۴)
- ۵۔ انت منی بمنزلۃ ولدی
تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (حقیقۃ الوحی/ ۸۶ روحانی خزائن: ۲۳/ ۸۹)
- ۶۔ اسمع یا ولدی
اے میرے بیٹے۔ (البشری: ۱/ ۴۹)
- ۷۔ انت من مائنا و ہم من فשל
تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فשל (بزدلی) سے۔ (انجام آتھم/ ۵۵-۵۶ روحانی خزائن: ۱۱/ ۵۵-۵۶)
- ۸۔ الارض و السماء معک کما هو معی۔
زمین و آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ (انجام آتھم/ ۵۲ روحانی خزائن: ۱۱/ ۵۲)
- ۹۔ یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی

اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم/۵۲/روحانی خزائن: ۵۲/۱۱)

۱۰۔ یحمدک اللہ من عرشہ یحمدک اللہ و یمشی الیک

خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

(انجام آتھم/۵۵/روحانی خزائن: ۵۵/۱۱)

رأيتني في المنام عين الله وتيقنت انني هو... وبينما انا في هذه الحالة كنت اقول

انا نريد نظاما جديدا وسماء جديدة وارضاً جديدة فخلقت السموت والارض اولا بصورة اجمالية لا تفريق فيها ولا ترتيب ثم فرقتها ورتبتها بوضع هو مراد الحق و كنت اجد نفسي على خلقها كالقادريين. ثم خلقت السماء الدنيا وقلت انا زينا السما الدنيا بمصاييح ثم قلت

آلان نخلق الانسان من سلاله من طين. (آئينہ کلمات اسلام/۵۶۵۵۶۴/روحانی خزائن: ۵۶۵۵۶۴/۵)

ترجمہ: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں عین اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں..... اسی حالت میں تھا کہ میں اپنے آپ سے کہنے لگا ”میں ایک نظام جدید اور آسمان جدید اور ایک نئی زمین بنانا چاہتا ہوں“ پس میں نے پہلے زمین و آسمان کو اجمالی صورت میں پیدا کیا کہ جن میں نہ کوئی تفریق تھی نہ ترتیب پھر میں نے ان کو جدا کیا اور ترتیب دی جیسے کہ حق کی مراد تھی۔ اور میں اپنے آپ کو انکی تخلیق پر پوری طرح قادر پاتا تھا، پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور میں نے کہا: انا زينا السماء الدنيا... الخ (یعنی ہم نے آسمان دنیا کو چرانگوں سے مزین کیا) پھر میں نے کہا اب ہم انسانوں کو گوندھی ہوئی مٹی سے پیدا کرتے ہیں۔

عقائدِ مرزا

توحید اور خدا تعالیٰ کے بارے میں مرزا صاحب کے عقائد

۱۔ (يقول المرزا! قال الله لي) اصلی واصوم، اسهر وانام۔

(مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے کہا) میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا جاگتا رہوں گا اور سوتا ہوں۔

(تذکرہ طبع جدید ۲۰۰۲ء، ۳۷۹، ۲/البشری/۷۹)

۲۔ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط۔

میں رسول کے ساتھ کھڑے ہو کر جواب دوں گا خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا میں اپنے رسول

کے ساتھ محیط ہوں۔ (تذکرہ طبع قدیم/۲۷۸، طبع جدید ۲۰۰۲ء/۳۸۱)

۳۔ ”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں

لکھیں۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے

خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاخیر کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے اور دستخط

کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آ جاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر

دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر

فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ

کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیر دہار ہاتھ کا اس کے روبرو غیب سے

سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے

اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔۔۔“

”میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جواب تک اس کے پاس موجود ہے۔“ (حقیقۃ الوحی: ۲۵۵، روحانی خزائن: ۲۲/۲۶۷، تریاق القلوب: ۶۹۔ روحانی خزائن: ۱۵/۱۹۷)

۴۔ خا ط ب ن ی اللہ ب ق و لہ ”ا س م ع ی ا و ل د ی“۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا ”اے میرے بیٹے سن“۔ (البشری: ۱/۴۹)

۵۔ ی ا ق م ر ی ا ش م س ا ن ت م ن ی و ا ن ا م ن ک

اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(حقیقۃ الوحی: ۷۴۔ روحانی خزائن: ۲۲/۷۷، تذکرہ طبع جدید: ۲۰۰۲ء: ۵۴۱)

۶۔ آ و ہ ن (خدا تیرے اندر آ آیا)..... میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا

جاؤں تو مجھ میں اور تمام مخلوق میں واسطہ ہے۔ (کتاب البریہ: ۷۶۔ روحانی خزائن: ۱۳/۱۰۲)

۷۔ ا ن ا ن ب ش ر ک ب غ ل ا م م ظ ہ ر الح ق و الع ل ی ک ا ن اللہ ن ز ل م ن الس م اء

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے ”خدا“

اترے گا۔ (حقیقۃ الوحی: ۹۵۔ روحانی خزائن: ۲۲/۹۸، ۹۹)

۸۔ ر ب ن ا ع ا ج

ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)۔ (تذکرہ: ۱۰۵/۱۰۵، طبع جدید: ۲۰۰۲ء: ۷۹۰)

مرزا جی کے وحی، کتاب، نبوت اور ختم نبوت کے بارے میں عقائد!

۱۔ ”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“ (تمہ حقید الوہی/۶۸۔ روحانی خزائن: ۲۲/۵۰۳)

۲۔ ”خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔“

(دافع البلاء/۱۰۱۔ روحانی خزائن: ۱۸/۲۳۰)

۳۔ ”خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے..... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔“ (چشمہ معرفت/۳۱۷۔ روحانی خزائن: ۲۳/۳۳۲)

۴۔ ”لہذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لیے خدا کے انبیاء و قبا بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا کا مقابلہ کرو گے اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے؟“ (یکپڑیا کوٹ/۲۵۔ روحانی خزائن: ۲۰/۲۲۷)

۵۔ جاء نبي اثل قال و اختار و ادار اصبعه و اشار يعصمك الله من العدا قال ان اثل هو جبرائيل

آمد نزل من جبرائيل و مرا برگزید و گردش داد انگشت
خون را ا اشارت کرد خدا ترا از دشمنان نگاه خواهد داشت

گفت ائیل نام جبرائیلؑ ست (مواہب الرحمن/۶۶۔ روحانی خزائن: ۱۹/۲۸۲)

میرے پاس جبرائیل آئے مجھے برگزیدہ کیا (چن لیا) اور اپنی انگلی کو حرکت دے کر اشارہ کیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا.... کہا ائیل نام جبرائیل کا ہے۔ (از مترجم)

۶۔ ”یہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پرنازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی/۲۱۱۔ روحانی خزائن: ۲۲/۲۲۰)

۷۔ یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی.... اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان هذا لفي الصحف الاولى صحف ابراهيم وموسى

یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔ (الربعین نمبر ۶/۱۔ روحانی خزائن: ۱۷/۲۳۵، ۲۳۶)

۸۔ وما انا الا كالقرآن

”میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں“ (تذکرہ/۶۶۸ طبع جدید ۲۰۰۲ء/۲۷۰)

مرزا صاحب کے حضرت عیسیٰ، مہدی، دجال، دابۃ الارض اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں عقائد!

1- انی انا المسیح وبالحق امشی واسیح ان عیسیٰ مات والایحی باحیاء کم
(تحفۃ الندوہ/۱۔ روحانی خزائن: ۸۹/۱۹)

بے شک میں ہی عیسیٰ ہوں اور حق کے ساتھ چلتا اور گھومتا ہوں بے شک عیسیٰ مر گیا اور وہ تمہارے
زندوں کی طرح نہیں۔

2- اما نزول عیسیٰ من السماء فقد اثبتنا بطلانه فی کتابنا الحمامہ و خلاصتہ انا لانجد
فی القرآن شیئا۔ فی هذا الباب من غیر خبر وفاته۔

”..... مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی
کتاب حمامۃ البشریٰ میں بخوبی ثابت کر دیا ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰ
کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے۔“ (نورالحق حصہ اول/۵۱۔ روحانی خزائن: ۲۹/۸)

3- ثم ان مسئلة نزول عیسیٰ نبی اللہ کانت من اختراعات النصرانین واما القرآن
فتوفاه و الحقه المیتین۔ (اعلان خطبہ الہامیہ/۴۔ روحانی خزائن: ۴/۱۶)

ترجمہ: باقی عیسیٰ نبی اللہ کے نزول کا مسئلہ تو یہ عیسائیوں کی مخترعات اور ایجادات سے ہے قرآن
نے تو اسے وفات دے کر مردوں کے ساتھ ملا دیا ہے۔

ان عقیلۃ رجوع المسیح و حیاتہ کانت من نسج النصارى و مفترياتهم
ان الذین ظنوا من المسلمین ان عیسیٰ نازل من السماء ما اتبعوا الحق بل هم فی
وادى الضلال یتھون۔ (اعلان خطبہ الہامیہ/۶۔ روحانی خزائن: ۶/۱۶)

ترجمہ عبارت: عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور ان کی حیات کا عقیدہ عیسائیوں کی عبارت آرائی اور ان کی اخترا پر دازی ہے..... مسلمانوں میں سے جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں سے اترنے کا گمان رکھتے ہیں، لاریب انہوں نے حق کی پیروی نہیں کی بلکہ وہ گمراہی کی وادیوں میں سرگرداں ہیں۔ ۱۔

۱۔ مرزا یو! پہلی صدی ہجری سے تیرہویں صدی تک کے ان گنت اور لاتعداد مسلمانوں کے بارے میں، جو اس عقیدہ پر مر گئے، ان عبارت کی روشنی میں آپ حضرات کا کیا فتویٰ ہے؟ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔۔۔۔۔ غلطی دراصل آج نہیں پڑی بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا (دیکھئے رسالہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے، ۳، روحانی خزائن جلد ۲، ۴۶۴، طبع جدید) بلکہ مرزا صاحب تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ ”بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔۔۔۔۔ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ جو ”غبی“ تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا، (دیکھئے اعجاز احمدی ۱۸، روحانی خزائن ۱۹/۱۲۷) تو کیا مسلمانوں کی اتنی کثیر تعداد حتیٰ کہ صحابہ کرام نے بھی حق کی پیروی نہ کی وہ بھی گمراہی کی وادی میں تھے۔ اور نعوذ باللہ سب کے سب، جنہی اور اہل نار تھے؟؟؟ (نعوذ باللہ من ذالک الکفریات)

4. فمن سوء الادب ان يقال ان عيسى مامات وان هو الاشرک عظیم یا کل الحسنات و يخالف الحصاة بل هو توفی کمثل اخوانه ومات کمثل اهل زمانه وان عقیده حیاتہ قد جات فی المسلمین من الملة النصرانية

(حقیقۃ الوحی استفتاء/ ۳۹۔ روحانی خزائن: ۲۳/ ۶۶۰)

ترجمہ: یہ کہنا کہ عیسیٰ نہیں مرا، سوئے ادبی اور شرک عظیم ہے جو عقل و رائے کے خلاف اور نیکیوں کو کھاجانے والی چیز ہے، بلکہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح وفات پا گیا اور اپنے اہل زمانہ کی طرح مر گیا اور اس کی حیات کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا ہے۔ ا (ترجمہ از مرتب)

۱۔ آپ کا اپنے مسیح قادیان کے بارے میں کیا حکم ہے جن کا باون سال تک یہی عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہ قرب قیامت نزول فرماویں گے اور لطف یہ کہ اس عقیدہ پر قرآنی آیات سے دلائل بھی پیش کرتے رہے پھر ایک طویل..... مدت کے بعد اس وحی کی بنا پر جو مسلسل بارہ برس تک آپ پر نازل ہوتی رہی انہوں نے اپنے اس پرانے عقیدے کو تبدیل کیا۔ (دیکھئے براہین احمدیہ ۴۹۹، روحانی خزائن ۱/ ۵۹۳، آئینہ کمالات اسلام ۵۵۱، روحانی خزائن ۵/ ۵۵۱، اعجاز احمدی ۹، روحانی خزائن ۱۹/ ۱۱۳) ان عبارات کی روشنی میں ا۔ کیا مرزا صاحب مشرک اعظم (سب سے بڑے مشرک) نہیں؟ ۲۔ پھر وہ نبی کیسے ہوئے؟ ۳۔ کیا کبھی نبی بھی شرک کرتے ہیں؟ ۴۔ مرزائی دوستو! کیا کبھی سوچا اس کا کیا جواب ہے؟ بیٹو! تو جرو!..... یاد رہے کہ مرزا صاحب کا پہلا عقیدہ کسی غلط فہمی یا محض تقلید کی بنا پر نہ تھا کیونکہ مرزا صاحب اس وقت مجدد تھے اور مجدد پر فہم قرآن بقول مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے کھولا جاتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں اور ان پر بہتان ہائے عظیم:

5- (۱) ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے.....

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا

تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔“

(حقیقۃ الوحی/۱۲۸-روحانی خزائن: ۱۵۲/۲۲)

(۲) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام

شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (معاذ اللہ)

(کشتی نوح/۶۵-روحانی خزائن: ۷۱/۱۹)

(۳) میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۲۲ ۱۹۰۲ء)

(۴) یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے..... چنانچہ

خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔ (ست پچن حاشیہ/۷۲-روحانی خزائن: ۲۹۶/۱۰)

6- ”مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے..... بعض وقت سوسودفعہ دن میں پیشاب آتا ہے... ایک

دفعہ مجھے ایک دوست نے صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے ایفون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے

مضائقہ نہیں کہ ایفون شروع کر دی جائے میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی

..... لیکن میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا ایفونی۔

(نیم دعوت/۷۴-۷۵-روحانی خزائن: ۴۳۳/۱۹-۴۳۵)

7- ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں

جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان

اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں

دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں

کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(حاشیہ ضمیمہ انجام آختم/ ۷۔ روحانی خزائن ۱۱/ ۲۹۱)

8۔ ”ہاں مسیح کی دادیوں اور نانینوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی کبھی آپ نے سوچا ہوگا۔

ہم تو سوچ کر تھک گئے۔ اب تک کوئی عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا۔ کیا ہی خوب خدا ہے جس کی دادیاں اور

نانیاں اس کمال کی ہیں۔“ (نورالقرآن نمبر ۱۹/ ۲۔ روحانی خزائن: ۳۹۴/ ۹)

9۔ ”ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی

پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشا کر رہی ہے۔ یسوع

صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان

اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد اور ایک خوبصورت کبھی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا

یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل کہ کسی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ

یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کم بخت زانیہ کے

چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر

کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے

ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔“

(نورالقرآن نمبر ۱۲/ ۲۔ روحانی خزائن: ۴۳۹/ ۹)

10۔ ”مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زائد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود مین خدائی کا

دعویٰ کرنے والا۔“

(نورالقرآن نمبر ۱۲/ ۲۔ روحانی خزائن: ۳۸۷/ ۹، مکتوبات احمدیہ جلد نمبر ۲/ ۲۳، طبع جدید ۱۸۹/ ۱ مکتوب نمبر ۹، عیسائی پادروں کے نام خطوط)

11۔ ”ہاں آپ (یسوع مسیح) کا گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔“

(حاشیہ ضمیمہ انجام آختم/ ۵۔ روحانی خزائن: ۲۸۹/ ۱۱)

12- یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یسوع مسیح) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم/۵۔ روحانی خزائن: ۱۱/۲۸۹)

13- وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا میرز

ہے تولد پا کر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھا اٹھا تا رہا۔ (معاذ اللہ)

(حاشیہ برائین احمدیہ حصہ چہارم/۳۶۹۔ روحانی خزائن: ۱/۴۴۱-۴۴۲)

14- اور (اسلام) نہ عیسائی مذہب کی طرح سکھلاتا ہے کہ خدا نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ

سے جنم لیا اور نہ صرف نو ماہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرام کار

عورتوں کے نمیر سے اپنی فطرت میں ابیت کا حصہ رکھتا تھا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے

زمانہ میں جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرو پیچک دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں وہ سب اٹھائیں اور بہت

ساحصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی۔ (نعوذ باللہ)

(ست بچن/۱۷۳-۱۷۴۔ روحانی خزائن: ۱۰/۲۹۸، ۲۹۷)

15- مریم کا بیٹا کشتلیا کے بیٹے (رام چندر ناقل) سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

(انجام آتھم/۴۱۔ روحانی خزائن: ۱۱/۴۴۱)

16- مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں۔ پیچڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں جیسے بہرہ

اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی

اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی

نمونہ نہ دے سکے۔ (نعوذ باللہ) (نور القرآن نمبر ۲/۱۸، ۱۷۔ روحانی خزائن: ۹/۳۹۲، ۳۹۳)

ابن مریم، دجال، دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج

17- ”ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا ملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موہوم منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باغ کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت مکما ہی ہی ظاہر فرمائی گئی۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم/ ۳۷۳- روحانی خزائن: ۳/ ۴۷۳)

18- اما الدجال فاسمعوا ابین لکم حقیقته من صفاء الہامی..... اب دجال کے متعلق سنو میں اپنے صفائے الہام سے حقیقت حال تمہارے سامنے واضح کرتا ہوں۔

ایہا الاعزۃ قد کشف علی ان وحدة الدجال لیست وحدة شخصیۃ بل وحدة نوعیۃ بمعنی اتحاد الاراء فی نوع الدجالیۃ کما یدل علیہ لفظ الدجال وان فی هذا الاسم آیات للمتفکرین۔ ”فالمراد من لفظ الدجال سلسلة ملتزمة من همم دجالية بعضها ظہیر للبعض“۔ (آئینہ کمالات اسلام/ ۵۵۵۵۵۴- روحانی خزائن: ۵/ ۵۵۵-۵۵۵)

معزز کرام! دجال میں جو وحدت ہے وہ وحدت شخصیہ نہیں بلکہ وحدت نوعیہ ہے جس کا مطلب نوع دجالیہ میں آراء کا متفق ہو جانا ہے جیسا کہ لفظ دجال اس پر دلالت کرتا ہے اور اس نام میں غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ”پس لفظ دجال سے مراد ایسی متحد اور ہم آہنگ خواہشات دجالیہ ہیں جن میں سے بعض بعض کی مددگار ہیں۔“ (ترجمہ از مرتب)

نوٹ: حضور نبی اکرم ﷺ پر تو حقائق منکشف نہ ہوئے جو سید ولد آدم اور امام الانبیاء و علم الناس تھے، جیسا کہ مرزا صاحب کی محولہ بالا ازالہ اوہام کی عبارت سے معلوم ہوا مگر حضرت مرزا صاحب پر یہ حقائق بذریعہ الہام منکشف ہو گئے۔ سبحان اللہ!

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

(از مرتب و مترجم)

18- اور ہم پہلے بھی تحریر کر آئے ہیں کہ عیسائی واعظوں کا گروہ بلاشبہ دجال معبود ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم/ ۳۸۹، روحانی خزائن: ۳/ ۲۸۹)

19- ”آز آں جملہ ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ

ستر باع کیا گیا ہے اور ریل گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کی زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی ﷺ نے

کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتداء یہی دجالی گروہ ہے اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم/ ۳۹۳، روحانی خزائن: ۳/ ۲۹۳)

20. واخر جنا لهم دابة من الارض.....

”تو ہم ایک گروہ دابتہ الارض کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا، یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے جن کو علم کلام اور فلسفہ میں یدِ طولیٰ ہوگا۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم/ ۲۷۰، روحانی خزائن: ۳/ ۳۷۰)

21- گیارہویں علامت دابتہ الارض کا ظہور میں آنا، یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہو جانا جن میں آسمانی نور ایک ذرہ بھی نہیں۔ اور صرف وہ زمین کے کپڑے ہیں۔

(شہادۃ القرآن/ ۲۵، روحانی خزائن: ۶/ ۳۲۱)

22. ان المراد من دابة الارض علماء السوء.

دابتہ الارض سے مراد علمائے سوء ہیں۔ (جماعتہ البشریٰ/ ۱۳۲، روحانی خزائن: ۷/ ۳۰۸)

نوٹ: ان حوالہ جات میں مرزا صاحب نے دابتہ الارض سے علماء اسلام اور علماء سوء مراد لیے ہیں اب آگے ملاحظہ فرمائیں جو اس کے برعکس ہے۔ (مرتب)

23۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابتہ الارض ہے جس کی نسبت

قرآن شریف میں وعدہ تھا۔ ۱ (نزل مسیح ۳۹، ۴۰ ربوہ، روحانی خزائن: ۱۸/۳۱۵، ۳۱۶)

24۔ اللہ جل شانہ نے اول، آخری زمانہ کی علامت یا جوج ماجوج کا غلبہ یعنی روس اور انگریزوں کا

تسلط بیان فرمایا۔“ (شہادت القرآن ۲۴، روحانی خزائن: ۳۲۰/۶)

25۔ اور یا جوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے

ایک انگریز اور دوسرے روس ہیں۔ یہ دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں۔ یعنی اپنی خدا

داد طاقتوں سے فتح یاب ہوتی جاتی ہیں۔ (ازالہ ابہام حصہ دوم ۲۶۹، روحانی خزائن: ۳۶۹/۳)

۱۔ مرزا صاحب نے اوپر لکھا کہ دابتہ الارض سے مراد علماء اسلام و علماء سوء ہیں مگر یہاں لکھتے ہیں اس سے مراد ”طاعون“ ہے۔ سچ ہے دروغ گور حافظہ نہ باشد۔ بایں ہمہ مرزا جی دعویٰ داری بھی ہیں کہ یہ حقائق بذریعہ ”الہام“ مجھ پر منکشف کیے گئے اور میرے سوا ”کسی“ پر حتیٰ کہ حضور ﷺ پر بھی منکشف نہ ہوئے جیسا کہ ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

(مرتب)

اپنے مولد قادیان کے متعلق مرزا صاحب کے عقائد!

۱۔

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

(دُرّ شین صفحہ ۵۲)

۲۔ تین شہروں کا نام ”اعزاز“ کے ساتھ ”قرآن شریف“ میں درج کیا گیا ہے۔ ”مکہ مدینہ“ اور ”قادیان“۔ (ازالہ اوہام حصہ اول در حاشیہ ۷۷، روحانی خزائن ۳/۱۳۰)

۳۔ ”اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی ام قرار دیا ہے..... پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟“۔ (”علم حاصل کرو“ از مرزا بشیر الدین محمود در انوار العلوم ۴/۱۳۶)

۴۔ یہ مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لیے ”ناف“ کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لیے ”ام“ قرار دیا ہے اور ہر ایک ”ذیفض“ دنیا کو اسی مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے اس لیے یہ مقام ”خاص“ اہمیت رکھنے والا مقام ہے۔

(خطبات محمود (خطبات جمعہ ۱۹۲۳-۱۹۲۴) ۸/۵۵۵ خطبہ نمبر ۸۵، خطبہ جمعہ میاں محمود احمد ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء، مندرجہ الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۵ء)

۵۔ ”ہم مدینہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے۔ اسی طرح ”قادیان“ کی عزت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے اظہار کے لیے چن لیا۔“

(تقریر میاں محمود احمد، الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

۶۔ قادیان کیا ہے....؟ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح

موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔..... قادیان خدا کے مسیح کا مولد و مسکن اور مدفن ہے۔ اس بستی میں وہ مکان ہے جس میں دنیا کا نجات دہندہ دجال کا قاتل، صلیب کو پاش پاش کرنے والا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا پیدا ہوا۔ اس میں اس نے نشوونما پائی اور اسی جگہ اس نے زندگی گزاری۔ (افضل ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء)

۷۔ میں تمہیں سچ مچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔

یہاں ”مکہ مکرمہ“ اور ”مدینہ منورہ“ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (ارشاد میاں محمود احمد۔ افضل ۱۱/ دسمبر ۱۹۳۲ء)

۸۔ ”خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی جو برکات اور فیوض یہاں نازل

ہوتے ہیں اور کسی جگہ نہیں ہیں..... حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو لوگ قادیان نہیں

آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔“ (انوار خلافت، ۱۱/۷، درانوار العلوم ۳/۱۷۲)

عرب نازاں ہے گر ارضِ حرم پر

تو ارض ”قادیان“ فخرِ عجم ہے

(افضل ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

مسجد اقصیٰ

- ۱۔ والمسجد الاقصى المسجد الذى بناه المسيح الموعود فى القاديان.
(خطبہ الہامیہ مترجم ۲۵، حاشیہ، روحانی خزائن: ۲۵/۱۶)
- ۲۔ اور مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جسے مسیح موعود نے قادیان میں بنایا۔ (مرتب)
”معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے تو وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔“
(خطبہ الہامیہ در حاشیہ ۲۲، روحانی خزائن: ۲۲/۱۶)
- ۳۔ ”کیونکہ یہ وہ مسجد ہے جس کی نسبت اس عاجز کو الہام ہوا تھا۔“
ومن دخله کان آمنا. (تبلیغ رسالت ۶/۱۵۲، ۱۵۳، مجموعہ اشتہارات طبع جدید ۱۵۸/۲)

ج

مرزائیوں کا حج کے بارے میں عقیدہ

۱۔ ”ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے ”قادیان“ کو اس کام لے لیے مقرر کیا ہے۔“۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعے ان کو مٹا کر یہ اجتماع قائم کیا ہے تو جس طرح اس شخص کے لئے وہ حج بے فائدہ اور غیر مفید ہے جو رفٹ۔ فسوق اور جدال کو حج کے ایام میں نہیں چھوڑتا۔ اسی طرح اس جلسہ پر آنے والا وہ شخص بھی ثواب اور فائدہ سے محروم رہتا ہے جو ان باتوں کو نہیں چھوڑتا۔

(خطبہ جمعہ از میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان، بابام جلسہ سالانہ ۲۵/ دسمبر ۱۹۱۴ء۔ خطبات جمعہ جلد اول/ ۲۳۵، خطبہ نمبر ۵۳)

۲۔ ”جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا جی کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے اس طرح اس ظلی حج کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔“ (اخبار پیغام صلح ۲۱/ اپریل ۱۹۳۳ء بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ/ ۴۴)

۳۔ ”لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ قادیان میں ثواب زیادہ

ہے۔ اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔“ (آئینہ کمالات اسلام/ ۳۵۲، روحانی خزائن/ ۵/ ۳۵۲)

قادیانی اور انگریزی حکومت

حکومتِ برطانیہ کی تائید اور حمایت:

پچاس الماریاں

۱۔ ”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی تمام کتابوں کو تمام ممالکِ عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدیِ خونی اور مسیحِ خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“ (تزیانِ القلوب ۲۷، ۲۸، روحانی خزائن: ۱۵/۱۵۵، ۱۵۶)

پچاس ہزار کتابیں اور رسالے

۲۔ ”مجھ سے سرکارِ انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی، وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلادِ اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹِ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں، یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلادیں یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تختِ قسطنطنیہ اور

بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نا فہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔“

(ستارہ قیصر ۳/۲۳ تا ۳، مرزا صاحب کی ملکہ و کٹورہ کو چٹھی روحانی خزائن: ۱۱۳/۱۵)

پچاس گھوڑے پچاس سوار

۳۔ والد صاحب مرحوم اس ملک کے کمیز زمینداروں میں سے شمار کیے گئے تھے۔ گورنری دربار میں ان کو کرسی ملتی تھی اور گورنمنٹ برطانیہ کے وہ سچے شکر گزار اور خیر خواہ تھے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر (استعمار کے خلاف مشہور جنگ آزادی) کے ایام میں پچاس گھوڑے انہوں نے اپنے پاس سے خرید کر اور اچھے اچھے جوان مہیا کر کے پچاس سوار بطور مدد کے سرکار کو دیئے۔ اس وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں بہت ہر دل عزیز تھے۔

(ازالہ ابہام حصہ اول بر حاشیہ ۶۶-۶۷ روحانی خزائن: ۱۶۷، ۱۶۸/۳)

ساٹھ برس کی عمر تک اہم کام

۴۔ ”میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تمام مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔“ (تبلغ رسالت: ۱۰/۷۱۔ مجموعہ اشتہارات طبع جدیدہ ۱۹۰۲ء، اشتہار نمبر ۱۸۷)

قدیم خدمت گزار

”اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور خیر خواہوں

میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ ابن مرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ خوب اس کو پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا اور سرکار انگریزی اپنے حکام سے دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس طرح ہم ”ہر ایک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔“ (نور الحق حصہ اول/ ۲۸۶، روحانی خزائن: ۸/ ۳۷۰، ۳۷۱)

انگریزی حکومت کا قلعہ اور تعویذ

۵۔ اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لیے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے۔ یہاں تک کہ گیارہ برس انہیں اشاعتوں میں گزر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاؤے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاؤے اور تو ان میں ہو، پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور غنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔ (نور الحق حصہ اول/ ۳۳۳، روحانی خزائن: ۸/ ۳۷۲، ۳۷۳)

”میری اور میری جماعت کی جائے پناہ“

۶۔ ”خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔“

(تزیین القلوب/ ۲۸ قادیان، روحانی خزائن: ۱۵۶/۱۵)

انگریزوں کا خودکاشۃ پودا (پودہ)

۷۔ ”یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو کچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک ”وفادار جان نثار“ خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ (برطانیہ) کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چھٹیا میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے کچے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔“ اس خودکاشۃ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔“ (تبلیغ رسالت: ۱۹/۷، مجموعہ اشتہارات طبع جدید/ ۱۱۹۸ اشتہار نمبر ۱۸۷)

میرا مذہب اور اصول

۸۔ ”اب اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کیے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔“ (کتاب البریہ/ ۱۰ اشتہار واجب الاظہار، روحانی خزائن: ۱۰/۱۳)

۹۔ ”سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔“ (شہادت القرآن/ ۸۴، روحانی خزائن: ۳۸۰/۶)

قادیانی اور جہاد

۱۔ ”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا..... اور مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“ (الربعین نمبر ۴/۱۳ اور حاشیہ، روحانی خزائن: ۱۷۱/۴۳۳)

۲۔ ”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ مترجم/ ۲۸۹۲۸ روحانی خزائن ۱۹/۲۸، تلخیص رسالت ج ۹/۴۷، مجموعہ اشتہارات طبع جدید ۲/۴۰۸ اشتہار نمبر ۲۲۲)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال	دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں گا امام ہے	دیں گے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے	اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد	منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ۲۶، روحانی خزائن: ۱۷۱/۷۸، ۷۷، ۷۸)

۳۔ ”گورنمنٹ کا یہ اپنا فرض ہے کہ وہ اس فرقہ احمدیہ کی نسبت تدبیر سے زمین کے اندرونی حالات دریافت کرے..... ہمارے امام (مرزا صاحب) نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو بائیس برس ہیں اس تعلیم میں گزارا ہے کہ جہاد حرام اور قطعاً حرام ہے یہاں تک کہ بہت سی عربی کتابیں بھی مضمون ممانعت جہاد لکھ کر ان کو بلاد

اسلام، عرب، شام، کابل وغیرہ میں تقسیم کیا۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجنس، مولوی محمد علی قادیانی بابت ۱۹۰۲ء جلد ۲)

۴۔ یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے.... یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی ”بیہودہ رسم“ کو اٹھا دے۔

(فرمان مرزا مندرجہ ریو آف ریلیجنز، ۱۹۰۲ء جلد ۱، ۲)

”یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ”ہرگز جائز نہیں“ سمجھتا اور ”قطعاً“ اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔“

(اشتہار واجب الاظہار تریاق القلوب/ ۳۹۰-۳۸۹ روحانی خزائن: ۵۱۸/۱۵-۵۱۷)

مرزا صاحب پر ایمان نہ لانے والے کافر اور جہنمی

۱۔ تب انہیں دنوں میں آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لیے ایک کرنا بجائے گا اور اس کرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچا آئے گا، بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں، جو دوزخ کے بھرنے کے لیے پیدا کئے گئے ہیں۔

(براہین احمدیہ جھڑپنجم/۸۳۸۲، روحانی خزائن: ۱۰۹/۲۱-۱۰۸)

۲۔ ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“

(تذکرہ/۳۳۳-۳۳۲ طبع جدید ۲۰۰/۲۸۰، اشتہار معیار الاخیار و مجموعہ اشتہارات طبع جدید ۱۳۹۲/۲۳ اشتہار نمبر ۲۲۳)

۳۔ ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا

نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت از مرزا بشیر الدین محمود، در انوار العلوم ۶/۱۱۰)

غیر قادیانیوں سے نکاح کفر ہے

۱۔ ”جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے، میرے نزدیک وہ احمدی نہیں..... ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔“ (ڈاکٹر میاں محمود احمد مندرجہ الفضل قادیان ۲۳ مئی ۱۹۳۱ء)

۲۔ غیر احمدی کی لڑکی لینے میں حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے..... اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیے، اگر ملے تو بے شک لے لو، لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔
(افضل ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

۳۔ ”عیسائیوں کی عورتوں سے اور ان لوگوں کی عورتوں سے جو وید پر ایمان رکھتے ہیں، نکاح جائز ہے۔“
(افضل ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء)

۴۔ ”ہندو اہل کتاب ہیں اور سکھ بھی۔“ (افضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

۵۔ ”خارج از احمدیت ہونے سے میری مراد ایسے امور ہیں جن کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگ سکتا..... چنانچہ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی اسی قسم میں سے ہے۔“ (افضل ۲۷ مئی ۱۹۲۲ء)

۶۔ ”پانچویں بات جو اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لیے نہایت ضروری ہے، وہ غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا ہے۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔“ ﴿ملائۃ اللہ (اصلاح نفس) ۴۶۸ درانوار العلوم ۵/۴۴۰﴾

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز قطعاً حرام ہے

۱۔ ”خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بگلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل جبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔“

(حاشیہ الرعین نمبر ۳/۲۸، روحانی خزائن: ۴۱۷/۱۷، ضمیمہ تھذوکلر ویہ/ ۲۸ حاشیہ، روحانی خزائن: ۶۴/۱۷)

۲۔ ”میرا وہی مذہب ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبالغہ شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی تعریف کرتے ہوں نماز نہ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص متردد یا مذہب ہے تو وہ بھی مکذب ہی ہے، خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تھیں و تمیز کر دے۔“ (الفضل ۲۸/ اگست ۱۹۱۷ء)

۳۔ ”کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی بھی دفعہ پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔“ (انوار خلافت میاں محمود احمد ۸۹، درانوار العلوم ۳/ ۱۷۷)

مصلحتاً کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لینے کا حکم

۱۹۱۲ء میں میں سید عبدالحئی صاحب عرب مصر سے ہوتے ہوئے حج کو گیا۔ قادیان سے میرے نانا صاحب میرنا صر نواب صاحب بھی براہ راست حج کو گئے جدہ میں ہم مل گئے اور مکہ مکرمہ اکٹھے گئے پہلے ہی دن طواف کے وقت مغرب کی نماز کا وقت آ گیا۔ میں بٹنے لگا مگر راستے میں رک گئے تھے نماز شروع ہو گئی تھی نانا صاحب جناب میر صاحب نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ مکہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیے اس پر میں نے نماز شروع کر دی پھر اسی جگہ ہمیں عشاء کا وقت آ گیا وہ نماز بھی ادا کی۔ گھر جا کر میں نے عبدالحئی صاحب عرب سے کہا کہ وہ نماز تو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تھی اب آؤ خدا تعالیٰ کی نماز پڑھ لیں جو غیر احمدیوں کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور ہم نے وہ دونوں نمازیں دہرائیں.... اور باوجود لوگوں کے روکنے کے برابر الگ نماز ادا کرتا رہا اور میں دن کے قریب جو ہم وہاں رہے یا گھر پر نماز پڑھتے رہے یا مسجد کعبہ میں الگ اپنی جماعت کرا کے.... پیچھے رہتے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل جانے سے بعض دفعہ اچھی خاصی جماعت ہو جاتی تھی.... (ہمارے قادیان واپس آنے پر) ایک صاحب حکیم محمد عمر نے یہ ذکر حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا ہم نے ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ ہماری یہ اجازت تو ان لوگوں کے لیے ہے جو ڈرتے ہیں اور جن کے ابتلا کا ڈر ہے وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ اگر کسی جگہ گھر گئے ہوں تو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیں اور پھر آ کر دہرائیں۔ (آئینہ صداقت/ ۹۲۹۱، درانوار العلوم ۶/ ۱۵۵، ۱۵۶)

۱۔ اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مرجائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں؟ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے بھی کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہی ہوا اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔ (انوار خلافت ۹۳۳، میان محمود درانوار العلوم ۳/ ۱۵۰)

۲۔ ”اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تک تبلیغ نہیں پہنچی کوئی مراہوا ہو اور اس کے مرچکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے۔ اس کے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ چونکہ وہ ایسی حالت میں مراہے کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی کی پہچان اسے نصیب نہیں ہوئی اس لیے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔“ (ارشاد مرزا محمود احمد مندرجہ افضل ۶/۱ مئی ۱۹۱۵ء)

۳۔ ”مرزا جی نے اپنے بیٹے افضل احمد مرحوم کا جنازہ محض اس لئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا“
(اخبار افضل ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء و ایضاً افضل ۷ جولائی ۱۹۴۳ء اور خلافت ۹۱ اور انوار العلوم ۳/۱۲۹)

۴۔ ”غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناٹھ ہے سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔“ (کلمۃ افضل مرزا بشیر احمد ایم اے، قادیانی، مندجہ ریو آف ریلیجنسز، ۱۶۹ء، نمبر ۴ جلد نمبر ۱۲)

۱۔ مرزا افضل احمد مرزا جی کی پہلی بیوی سے تھے جو ”بھجے دی ماں“ کہلاتی تھی اور بقول مرزا یہ نہایت فرمانبردار اور بڑی عزت کرنے والے تھے مگر پھر بھی مرزا جی نے محض مسلمان ہونے کے جرم میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ اسی طرح بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح جب فوت ہوئے تو سر ظفر اللہ خان قادیانی نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی باوجود یہ کہ وہ اس وقت حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ تھے جب ان سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے ایک مسلمان حکومت کا کافر ملازم تصور کر لیں۔ یا کافر حکومت کا مسلمان ملازم تصور کر لیں۔

مرزائیوں سے ایک سوال

مرزاجی وفات مسیح پر اتنی تالیفات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبته والمودة و ينتفع من معارفها
ويقبلنى و يصدق دعوتى الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون.
یہ ایسی کتابیں ہیں جنہیں ہر مسلمان پیار و محبت کی نظر سے دیکھتا ان کے معارف سے مستفیض ہوتا،
مجھے قبول کرتا اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے، مگر کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے۔
وہ قبول نہیں کرتے۔ (آئینہ کمالات اسلام ۵۴۷/۵۴۸، روحانی خزائن: ۵/۴۸-۵۴۷)

گویا مرزاجی پر ایمان نہ لانے والے سب کنجریوں کی اولاد ہیں۔ مرزاجی کا بڑا الزکا فضل احمد آپ پر
ایمان نہیں لایا تھا اور مرزاجی کی زندگی میں ہی مر گیا۔ مرزاجی نے اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جیسا کہ ابھی
آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

مرزائی دوستو! اپنے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے فتوے کی روشنی میں ذرا سوچ کر بتاؤ کہ فضل احمد کون
تھا؟ اس کی ماں کیسی تھی اور جس حضرت کے گھر میں ایسی پاکیزہ عورت تھی وہ حضرت کیا ہوئے؟ ماشاء اللہ
کیسا مطہر خاندان ہے۔ مرزا صاحب نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو غلیظ ترین گالیاں دیں مگر خدائے عظیم و برتر
کی قدرت سے وہ تمام گالیاں خود مرزا صاحب اور ان کے خاندان کی طرف لوٹ آئیں۔ سچ ہے.....

”آسمان کا تھوکا منہ پر“

خاتمہ

دین سے بغاوت، ملت محمدیہ کے خلاف خروج، کھلم کھلا ارتدادیہ، افکار و آراء اور صریح کافرانہ عقائد جو ہم نے امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ و سلام کے سامنے پیش کیے یہ اپنے ابطال پر خود شاہد ہیں۔ انہیں جھوٹا ثابت کرنے کیلئے کسی مستقل رد یا کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں۔ ایسی چیزیں جو تنقید و تردید کے لیے کسی عالم مخلص یا مومن صادق کے ہاں محتاج دلیل نہیں، اتنی واضح ہیں کہ ان میں کسی بھی تاویل کا کوئی امکان نہیں۔ اس نے اپنے ان عقائد کی اس قدر وضاحت کی ہے کہ اس نے اپنے کفر و ارتداد میں کسی شک و شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں چھوڑی، چونکہ اس کے تمام عقائد کا جمع اور اکٹھا کرنا مقصود نہ تھا اس لئے یہ چند حوالے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، ورنہ اس کی کتابیں تو ایسے زہریلے مواد سے بھری پڑی ہیں جنہیں دیکھنے سے عقل کے طوطے اڑ جاتے ہیں یہ عشرِ عشر اسے کافر قرار دینے کیلئے کافی ہے۔

تمام کفریات، بیگم اور دعاوی از قسم اول دعویٰ مہدیت و مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود دعویٰ وفات مسیح اور ان کے قرب قیامت نزول کا انکار ان کی شان میں گستاخیاں اور ایسی فحش اور غلیظ گالیاں جنہیں سن کر کلیجہ و گار اور جگر صد چاک ہوتا ہے۔ انہیں یوسف نجار کا بیٹا کہنا، قرآن مجید پر بہتان باندھنا، نبی اکرم ﷺ کا اس معنی میں خاتم النبیین ہونے کا انکار کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، امام الانبیاء سے اپنے معجزات کے زیادہ ہونے اور تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ اعلان منسوخی حج اور جہاد اور یہ کہ انگریزی حکومت زمین پر خدا کا سایہ ہے اور اس کا اپنا اقرار کہ ”قادیانیت“ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔

(تبلیغ رسالت: ۷/۱۹ مجموعہ اشتہارات طبع جدید ۱۹۸۱ شمارہ نمبر ۱۸۷)

تمام مسلمانوں کو گالیاں کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں اور اسی طرح کے جہل، الحاد، کفر اور ضلال جو سابقہ صفحات میں بیان ہوئے اگر تمام کے تمام جمع کیے جائیں تو پھر آپکا اس کے کفر کے بارے میں کیا خیال ہے؟

کیا اس کافر و ملحد نے کفر و ضلال اور کھلم کھلا گمراہی کی کوئی بھی ایسی بات چھوڑی ہے جو اس نے اپنے دعاوی میں ذکر نہ کی ہو۔

بلاشبہ یہ برطانوی سیاست کا تخم ریزہ تھا۔ جس نے ملت اسلامیہ کو تنزل کرنا چاہا۔ اس نے قرآن مجید کو جھٹلایا..... نبی اکرم ﷺ کو جھوٹا بنایا، اجماع امت کو پارہ پارہ کیا اور کفر و الحاد میں اپنے اگلے پچھلے سب فتنہ پردازوں کو مات کر گیا۔ لیکن صد شکر کہ اپنی امیدوں اور آرزوؤں میں ناکام و نامراد ہی رہا اور علماء امت کی زبان و قلم اور روح و بدن کی کوشش ہائے پیہم سے یہ شجرہ ملعونہ بخندین سمیت اکھاڑ کر پھینک دیا گیا:

یریدون لیطفوا نور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ہذا وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد خاتم النبیین و امام المتقين و سيد
الاولين و الاخيرين و على اله الغر الميامين و اصحابه العاملين و آيات الدين و على تابعيهم
باحسان الى يوم الدين۔



اسمبلی منتخب ہوئے اور ایک بار بلدیہ چنیوٹ کے چیرمین منتخب ہو کر اپنی دینی،
 انتظامی اور سماجی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ 1954ء سے تادمِ واپسین ہر سال مسلسل
 اپنے ادارہ کے علاوہ پاکستان بھر میں، حرم کی، مسجد نبوی شریف، مدینہ یونیورسٹی،
 دارالعلوم دیوبند انڈیا، بنگلہ دیش اور انگلینڈ میں ردِ قادیانیت کے کورسز میں ہزاروں
 مبلغین ختمِ نبوت تیار کیے۔ اسمبلی کے اندر اور باہر غیر ملکی طاقتوں کا مقابلہ کرتے
 ہوئے اور 17 نومبر 1998ء کو قادیانیوں کی تلپیس گاہ ربوہ کا نام صوبائی اسمبلی
 سے تبدیل کروا کے چناب نگر رکھوایا اور ہمیشہ کے لئے اپنا نام محافظین قرآن میں
 شامل کروایا۔ اپنے گرانقدر خزانہ دفاع ختمِ نبوت، مقالات ختمِ نبوت، ختمِ نبوت
 کورس، انوارِ بدرِ عالم اور پیغامِ ہدایت جیسے نادر مجموعے منظرِ عام پر آئے اور اتنے
 ہی زیرِ طبع ہیں۔ وہ خوش نصیب کہ اپنے سامنے 3 قادیانی سربراہوں کے جنازے
 اُٹھتے دیکھے جن میں ایک مرز طاہر بھی تھا جس نے 1989ء میں آپ کی موت کی
 پیش گوئی کی مگر خود 2003ء میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر واصلِ جہنم ہوا۔ عقیدہ ختمِ نبوت
 سے ایسا عشق کہ وفات سے ایک یوم قبل اپنے ترکہ کا دسواں حصہ ختمِ نبوت کے نام
 وقف کر کے 27 جون 2004ء کو 74 سال کی عمر میں اپنے پیچھے لاکھوں سوگواروں
 کا مجمع میدانِ جنازہ میں چھوڑ کر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محمد الیاس چنیوٹی عفی عنہ

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کا مختصر تعارف و اپیل

حضرات تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے پر اُمت مرزا (انگریز کا خود کاشت پودا) نے اپنا ایک مستقل مرکز ربوہ (مرزا ٹیل) کے نام سے قائم کیا۔ یہ ان کی ارتدادی اور تخریبی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ جس میں تعلیم، علاج، ملازمت، رشتہ وغیرہ کے لالچ اور دیگر مختلف ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جاتا ہے اس میں ان کا ایک مستقل ادارہ نظارت اصلاح و ارشاد کے نام سے قائم ہے جس کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت باطلہ کی اشاعت و تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے مبلغ تیار کر کے اندرونی ملک اور بیرون ملک بھیجے جاتے ہیں۔ ہر زبان میں گمراہ کن لٹریچر چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کا سالانہ بجٹ کروڑوں روپے ہوتا ہے۔ چنانچہ شدید ضرورت تھی کہ قادیانیوں کے اس ادارے کے مقابلہ میں شہر چنیوٹ میں ایک مضبوط اور مستقل ادارہ قائم ہو جس کا مقصد وحید ان کا علمی، تبلیغی، سیاسی اور دینی محاسبہ کرنا ہو۔ الحمد للہ کہ محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر استاذ العلماء محدث عصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کی زیر سرپرستی ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد ۱۹۷۰ء کو چنیوٹ میں قائم کیا گیا۔ اس ادارے کے تین بنیادی شعبے ہیں:

شعبہ تبلیغ

شعبہ تصنیف

شعبہ تعلیم

ہر شعبہ اپنی اپنی خدمات باحسن طریق اندرون و بیرون ملک سر انجام دے رہا ہے۔ ادارہ کا سالانہ بجٹ تقریباً 24 لاکھ روپے ہے۔ تعمیراتی کام اس کے علاوہ ہے جس میں آپ کے ہر قسم کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارے کے مستقل معاون بن کر خدام خاتم النبیین ﷺ کی فہرست میں اپنا نام رجسٹرڈ کروائیں اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی روح مبارک کو خوش کریں اور استدعا ہے کہ زکوٰۃ عشر، صدقات وغیرہ اور تعمیری سامان دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

برائے عطیات:

IDARA MARKAZIA DAWAT IRSHAD
IBAN PK04ABPA0010019788110019

برائے تعمیرات:

Muhammad Badar Alam / M. Zia Ul Haq
IBAN PK80 MEZN 00480102897715

ترسیل زر کے لئے

ابن سفیر ختم نبوت محمد الیاس چنیوٹی

الداعی الی الحیر

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ پاکستان